# کامل خزانہ

## مَیں کیوں المسیح کا پیروکار ہو گیا

امام الدین

# کامل خزانہ

## مَیں کیوں المسیح کا پیروکار ہو گیا

امام الدین

*kāmil ḳhazānā. maiṅ kyoṅ al-masīh kā pairokār ho gayā.*

The Perfect Treasure. Why I Became a Follower of al-Masih

by Imam ud-Din
(Urdu—Persian script)

© 2018 Chashma Media
*published and printed by*
Good Word, New Delhi

Bible quotations are from UGV.

*for enquiries or to request more copies:*
askandanswer786@gmail.com

میری پیدائش ظفر وال ضلع سیالکوٹ پنجاب میں ہوئی۔ جب میری عمر دس برس کے قریب تھی، مَیں اُن عیسائی صاحبان سے جو منادی کرنے کو شہر میں آیا کرتے تھے اکثر ملتا تھا۔ گو اُس عمر میں مجھے کسی مسلے کے فیصل کرنے کی لیاقت نہ تھی تو بھی مَیں اُن کی محبت سے بہت متاثر ہوا۔ بازاری منادی کے وقت وہ بڑے صبر سے جاہل لوگوں کو برداشت کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر یہ بات میرے دل میں گڑ گئی کہ اِن صاحبوں کے پاس کوئی نہ کوئی ایسا بیش قیمت خزانہ ہے جو ہمارے مسلم بزرگوں کے پاس نہیں ہے۔ جب شہر کے لوگ اُن کے پیچھے حقارت سے تالیاں بجاتے اور میرے ہم مکتب اُن کے شریک ہوتے تو میرے دل میں عجب طرح کا رنج پیدا ہوتا تھا۔ جب مَیں اُنہیں اِس ناشائستہ حرکت سے باز رہنے کو سمجھاتا تو وہ مجھ سے بھی مخالفت کرتے تھے۔

اِسی وجہ سے مَیں اکثر چھپ کر خادم الدین کے پاس جایا کرتا تھا۔ اُس وقت مَیں کافی دینی اور اخلاقی مسائل سے واقف ہوا۔ اُس وقت کسی نے مجھے زبور اور یوحنا کی انجیل بھی دی۔ اِن کے علاوہ مجھے دوسرے رسالے بھی وقتاً فوقتاً ملتے رہے، جن میں دیکھا کرتا تھا۔ میرے دل میں اِس پاک چشمے کی ایک قدرتی محبت تھی۔ اور اگرچہ المسیح کو خدا کا بیٹا کہنا ایسا ہی کفر سمجھتا تھا جیسا کہ مسلم بزرگ سمجھتے ہیں، پھر بھی مَیں سمجھتا تھا کہ لفظ بیٹا ضرور کوئی حقیقی معنی رکھتا ہو گا جسے ہمارے مسلمان بھائی تعصب کے مارے منظور نہیں کرتے۔

تین ایک برس ایسا ہی کچھ حال رہا۔ اُس وقت تک کم سِنی کے سبب اِتنی جرأت نہیں تھی کہ کُھلے طور پر ایسے مسائل اپنے اُستادوں سے یا والدین سے دریافت کروں۔ مگر ایک بار ایک دیسی منادی کرنے والے نے مجھے قرآنِ شریف کی ایک آیت لکھ دی جس میں آنخضرت کے معجزے سے انکار تھا۔ مَیں اُس آیت کو اپنے مولوی صاحب کے پاس لے گیا۔ لیکن جواب کے بدلے مَیں نے سزا پائی اور حکم ملا کہ پھر کبھی اُن کافروں کے پاس مت جانا۔

اُن دنوں میں مَیں اپنے بڑے بھائی کے ہاں گیا جو سدووالہ علاقے گوگیرہ میں بستے تھے۔ اُن کے پاس سے مجھے انجیل کا ایک نسخہ ملا۔ وہ مجھے عیسائی

اُستادوں کی تعلیم یاد دلاتی تھی، ورنہ اُس جنگل میں کئی ایک برس تک دو دیسی عیسائی واعظوں کے سوا کوئی اَور خادم الدین تشریف نہ لایا۔

مجھے جب بھی اپنے عالموں اور درویشوں کی صُحبت کا موقع ملتا تو اُن کی باتیں دل کے کانوں سے سنتا تھا۔ دینِ مسیحی کی جو تھوڑی سی روشنی دل میں تھی اُس سے مَیں اُن باتوں کی جانچ کرتا رہتا تھا۔ ایک بار ملتان کے سجّادہ نشینوں میں سے ایک عمر رسیدہ پیر صاحب بڑی شان و شوکت کے ساتھ سدووالہ میں آئے۔ شہر کے بزرگ اُن کے استقبال کو گئے۔ بڑی دھوم دھام سے دعوتیں کیں۔ موقع پا کر مَیں نے اُن سے تنہائی میں عرض کی، "حضرت! قیامت کی بابت میرے دل میں بڑی دہشت ہے۔ جس وقت سورج سَوا نیزے پر ہو کر اپنی بارہ آنکھیں کھولے گا اور زمین تانبے کی ہو گی اُس وقت مجھ گناہ گار کا کیا حال ہو گا؟"

پیر صاحب تعجب کی نگاہ سے میری طرف دیکھنے اور پیار سے فرمانے لگے، "بیٹا! میرے بال سفید ہو گئے۔ پر موت کی بابت تو افسوس کہ اب تک کچھ نہیں سوچا۔"

اِس نااُمیدی کے جواب نے مجھے اَور بھی تلاش کے لئے اُبھارا۔ یہ خیال آیا کہ اگر تسلّی ہے تو صرف عیسائی دین میں ہے۔ 1864ء میں مولوی صفدر علی کے عیسائی ہو جانے کی خبر ملی۔ مولوی صاحب 1860ء میں قسمت ملتان میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی حیثیت سے ضلع گوگیرہ کے مدارس کو بھی دیکھتے رہے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ پاکپتن اور دیگر کئی خانقاہوں میں ریاضت اورشب بیداری کرتے ہوئے وہاں کے درویشوں میں سچے مرشد اور خدا کی سچی راہ کی تلاش میں حیران و پریشان اِدھر اُدھر پھرتے رہے تھے۔ مولوی صاحب مشہور عالم تھے، اِس لئے اُن کے عیسائی ہونے کی خبر مل کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ مگر ساتھ ساتھ میرے دل میں خوشی اورشوق بھی پیدا ہوا کہ کسی نہ کسی وقت اِس عظیم نعمت پانے سے دلی تسلّی حاصل کروں۔

اُسی سال کے آخر میں مجھے ضلع کی طرف سے گورنمنٹ نارمل اسکول لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پہنچ کر مَیں نے سکول کے اُستاد مولوی عماد الدین لاہز صاحب کو تحقیقِ مذہب میں مشغول پایا۔ یوں مجھے اُن کی صحبت پانے اور مذہبی مباحثوں میں جانے کے بہت موقعے فراہم ہوئے۔

تقریباً ایک سال کے بعد مَیں امرتسر مشن سکول میں ریاضی کا استاد مقرر ہوا۔ اُس وقت خداوند کی محبت نے مجھے کھینچ لیا، اور مَیں بہ فضلِ تعالیٰ ستمبر 1866ء

کو بزرگ کلارک صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پا کر اُس منجّی کے پیرِوکاروں میں شامل ہوا۔

امام الدین پنجابی زبور کے مشہور شاعر ہیں، ایک ایسا شاہکار جو کبھی نہیں بھولا جائے گا۔